السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہلحدیث دواگست کے پرچے میں بصفحۂ فتویٰ ایک سوال نمبر 301 تھا۔ جس کا خلاصہ مطلب تھا کہ ایک شخص نے سخت غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو یہ کہا۔ ''تو میری ماں بہن ہے۔ اگر میں تم کو رکھو تو جیسا اپنی بہن کو رکھوں گا۔ زیور وغیرہ اتارلئے اس کے بعد پھر عورت کو لانا چاہتا ہے۔ کیا عورت مذکورہ اس کے گھر جا سکتی ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب دیا تھا کہ حالت مذکورہ غصہ کی حالت ہے۔ اس میں طلاق(1) ہوگی چونکہ مغلظ نہیں۔ اس لئے نکاح جدید سے رہ سکتی ہے۔ امرت سر کے ایک حنفی اخبار میں اس پر سوال کیا گیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

مہربانی فرما کر اس جواب کی سند قرآن وحدیث سے بیان کریں فقہاء نے اس کو مکروہ سمجھا ہے۔ اور ابوداؤد کی حدیث میں بھی کراہیت آئی ہے۔ لیکن طلاق کا واقع ہونا معلوم نہیں آپ نے کس دلیل سے اخذ کیا ہے۔ ''ہدایہ'' میں ہے۔

ولوقال انت علی مثل امی یرجع الی نیتہ ان قال اردت الطلاق فہوطلاق بائن

یعنی جو کوئی بیوی کو ماں کی طرح کہہ کر طلاق کی نیت کرے۔ تو وہ طلاق بائن ہوگی۔ اس سے تھوڑا پہلے صاحب ہدایہ نے ماں کے ساتھ بہن پھوپھی خالہ وغیرہ کو بھی شامل کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو ماں بہن کی طرح کہہ کر پکارنے سے طلاق ہو سکتی ہے۔

لانہ تشبیہ بالام فی الحرمة فکانہ قال انت علی حرام ونووي بہ الطلاق

اب رہا نیت کا ثبوت تو حالت غیض وغضب ہی سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ ہر مرد کو عورت کی علحدگی منظور ہے۔ یعنی معنی طلاق کے ہیں۔ ابوداؤد کی حدیث نقل کریں گے تو غور کیا جائے گا۔

۔ سوال کے الفاظ مذکورہ مجمل ہیں تصریح کسی قسم کی بنیں ہاں معنوی لحاظ سے اقرب الی الظہار ہیں اور نیت طلاق کی بھی ہو سکتی ہے مگر نیت کو متکلم کے سوا اللہ تعالیٰ ہی جا نتا ہے۔ ہاں غیظ وغضب میں قرینہ طلاق کا 1 (ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ظہار سے بے خبری کی حالت میں طلاق ہی ظاہر ہے (ابوسعید شرف الدین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 276

محدث فتویٰ